

کرونا وائرس کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر  
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

الاستفتاء کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کرونا وائرس کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ یہ ایک انسان سے دوسرے کو لگ جاتا ہے اور اس کے بارے میں ابھی انگلینڈ میں احتیاطوں کا نوٹس جاری کیا گیا ہے کہ اس سے افیکٹڈ مریضوں affected patients سے مصافحہ نہ کریں یا ان کے پاس نہ جائیں؟ اس بارے میں اسلام کیا کہتا ہے۔

سائل کبیر انگلینڈ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي الثَّوَرَ وَالصَّوَابَ

کرونا وائرس ایک بیماری ہے جو آج کل پھیلی ہوئی ہے جس طرح پہلے دور میں جذام یا طاعون کی بیماری پھیل جایا کرتی تھی، بہر حال بہت سے احادیث کے مطابق بیماری متعدی نہیں یعنی بیماری ایک مریض سے دوسرے مریض کو اڑ کر نہیں لگ سکتی اور اس نظریہ کی نفی کی گئی ہے کاس حوالے سے نبی کریم ﷺ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لَا عَدْوَى بِمَرِيضٍ أَوْ كَرِهُنَّ لَكُنَّ -

صحیح البخاری باب الجذام رقم الحدیث ۵۷۰۷

لیکن کرونا وائرس کے جراثیم دوسرے انسان تک کسی میڈی ایشن Mediation کے ذریعے پہنچ کر اس میں کرونا کی بیماری پیدا کر دیں یہ ہو سکتا ہے اور یہ نظریہ حدیث کے خلاف نہیں۔

کیونکہ حدیث میں موجود لفظ الْعَدْوَى سے مراد یہ ہے کہ بیماری ایک شخص سے بڑھ کر دوسرے کو لگ جائے یعنی ایک شخص کی پوری بیماری یا مرض کا اڑ کر دوسرے کو لگ جائے یہ بالکل غلط ہے اور اس کی حدیث میں نفی کی گئی ہے۔

لیکن ایسا ہو سکتا ہے کہ اس بیماری کے جراثیم دوسرے تک ہوا یا کسی اور طریقے سے پہنچ کر ارادہ باری تعالیٰ سے اس میں وہی بیماری پیدا کر دیں۔ ایسا ہونے سے بیماری متعدی نہیں ہوئی بلکہ ان جراثیم کی وجہ سے نئے سرے سے پیدا ہوئی ہے لہذا حدیث بھی صحیح اور جدید میڈیکل سائنس کا نظریہ کہ جراثیم بیماری پھیلانے کا سبب ہیں بھی صحیح اور میڈیکل ڈاکٹرز کی بتائی گئی احتیاطیں پر عمل کرنا بھی صحیح۔

جیسا کہ اس حدیث کی شرح میں فتح الباری میں علامہ ابن حجر لکھتے ہیں **بْنِ قُتَيْبَةَ فَقَالَ الْمَجْذُومُ تَشْتَدُّ رَائِحَتُهُ حَتَّى يُسْقَمَ مَنْ أَطَالَ مُجَالَسَتَهُ وَمُحَادَثَتَهُ وَمُضَاجَعَتَهُ... وَلِهَذَا يَأْمُرُ الْأَطْبَاءُ بِتَرْكِ مُخَالَطَةِ الْمَجْذُومِ لَا عَلَى طَرِيقِ الْعَدْوَى بَلْ عَلَى طَرِيقِ النَّاتِرِ بِالرَّائِحَةِ لِأَنَّهَا تُسْقَمُ مَنْ وَاطَبَ اشْتِمَامَهَا**

ابن قتیبہ فرماتے ہیں کہ مجذوم کی بو شدت پکڑ لیتی ہے یہاں تک کہ وہ اپنے پاس زیادہ دیر تک بیٹھنے والے، بات کرنے والے اور لیٹے والے کو بیمار کر سکتا

ہے۔ اسی لیے اطباء ڈاکٹرز مجذوم کے ساتھ ملنے جلنے سے منع کرتے ہیں وہ اس لیے منع نہیں کرتے کہ بیماری متعدی ہوتی ہے بلکہ اس لیے کہ دوسرا شخص اس کی بو یا ہوا سے بیماری کا تاثر لے سکتا ہے کیونکہ اس کے اردگرد کی ہوا اس کو بیماری کر سکتی ہے جو اس کو مسلسل سونگھتا رہے۔

فتح الباری لابن حجر ج ۱۰ ص ۱۵۸

اس وقت جراثیم کو دیکھنے والی مائیکروسکوپ ایجاد نہ ہوئی تھی اس لیے یہ کہا گیا کہ مجذوم کی ہوا شدت اختیار کر جاتی ہے اور بیمار کر دیتی ہے۔ آج کے دور میں جدید میڈیکل سائنس کے مطابق جراثیم ہوا میں شامل ہو کر مجذوم کے اردگرد کی ہوا کو متعفن کر دیتے ہیں اور ہوسکتا ہے کہ یہ جراثیم قریب بیٹھنے والے کو پہنچ کر اس میں بھی بیماری کر دیں لہذا یہاں مریض کی پوری بیماری ٹرانسفر نہیں ہوئی بلکہ اس بیماری کے جراثیم ٹرانسفر ہوئے اور وہ جراثیم نیے سرے سے بیماری کے پیدا کرنے کے سبب بنے۔

اور مفتی احمد یار خان نعیمی مرآۃ المناجیح میں فرماتے ہیں اس معنی سے مرض کا اڑ کر لگنا باطل ہے مگر یہ ہوسکتا ہے کہ کسی بیمار کے پاس کی ہوا متعفن ہو اور جس کے جسم میں اس بیماری کا مادہ ہو وہ اس تعفن سے اثر لے کر بیمار ہو جائے اس معنی سے تعذی ہوسکتی ہے اس بنا پر فرمایا گیا کہ جذامی سے بھاگو لہذا یہ حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں۔ غرض کہ عدویٰ یا تعذی اور چیز ہے کسی بیمار کے پاس بیٹھنے سے بیمار ہو جانا کچھ اور چیز ہے۔

مرآۃ المناجیح، ج 6، ص 256

اور NHS کی طرف سے جاری کردہ نوٹس کی احتیاطوں پر ضرور عمل کریں لہذا کرونا کے مریضوں کے پاس نہ جانے اور ان سے ترک مصافحہ میں کوئی حرج نہیں کیونکہ احادیث میں بھی جذام والے مریض سے دور رہنے کا کہا گیا جیسا کہ صحیح البخاری میں ہی ہے **وَفِرَّ مِنَ الْمَجْدُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ** کہ مجذوم سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو۔

صحیح البخاری باب الجذام رقم الحدیث ۵۷۰۷

ایسی بہت ساری صحیح احادیث میں ہم جیسے ضعیف الاعتقاد لوگوں کو ایسی بیماریوں میں مبتلا مریضوں سے دور رہنے کا کہا گیا۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

خادم دارالافتاء یو کے

Date:05-01-2020

## An Islamic point of view regarding the Coronavirus (COVID-19)

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

### QUESTION:

**What do the scholars of Islām and Jurists of the Sacred Law state regarding the following issue: It's being mentioned that a person can catch an illness from another person, and precautionary messages have now been issued in England that one should stop shaking hands with affected patients or to avoid approaching & meeting with them. What does Islām say regarding this?**

Questioner: Kabeer from England

### ANSWER:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
أَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي النُّورَ وَالصَّوَابَ

The Coronavirus (COVID-19) is a disease which has spread nowadays in the same way the disease of leprosy & plague would spread in the past. Nevertheless, in accordance to the Hadīths, diseases & illnesses do not transfer i.e. an ill person cannot transfer over an illness to another ill person, and this idea has been negated, in the sense that the Noble Prophet ﷺ has stated with regards to this,

"لَا عَدْوَى

"No contagious disease is transferable."

[Sahīh al-Bukhārī, Hadīth no 5707]

However, it is possible for the germs from the Coronavirus to spread to another person via intervention and then cause that person to become infected with the Coronavirus, and this notion does not contradict Hadīth.

This is because the word mentioned in Hadīth - الْعَدْوَى - means an illness transferring to another person in full i.e. the entire illness or disease of a person transferring over to another; this is totally incorrect and this has been negated in Hadīth.

However, it can be that the germs of this disease reach another person via the air or by some other means - with the Divine will of the Almighty Creator - and inflict that person with this very illness. This happening does not mean the illness has transferred over; rather, it has caused a new case of this illness due to these germs & bacteria. Therefore, the Hadīth is also correct, the understanding of modern medical science & research as to germs being the cause of spreading illness is

also correct, and to act upon the precautionary measures which medical doctors have advised is also correct as well.

Just as 'Allāmah Ibn Hajr writes in the commentary & explanation to this Hadīth in Fat'h al-Bārī that,

" بن قُتَيْبَةَ فَقَالَ الْمَجْذُومُ تَشْتَدُّ رَائِحَتُهُ حَتَّى يُسْقَمَ مَنْ أَطَالَ مُجَالَسَتَهُ وَمُحَادَثَتَهُ وَمُضَاجَعَتَهُ...وَلِهَذَا يَأْمُرُ الْأَطْبَاءُ بِتَرْكِ مُخَالَطَةِ الْمَجْذُومِ لَا عَلَى طَرِيقِ الْعُدْوَى بَلْ عَلَى طَرِيقِ التَّأَثُّرِ بِالرَّائِحَةِ لِأَنَّهَا تُسْقَمُ مَنْ وَاطَبَ اشْتِمَامَهَا

"Ibn Qutaybah states that the aura of someone who has leprosy catches intensity, up to the extent that those who sit, talk and lie down with them for a while can become ill. This is the reason as to why the doctors prohibit meeting a person who has leprosy. This is why they do not prohibit, saying that illnesses & diseases transfer; rather, because another person can be inflicted with the effect of the illness via their aura or the air. This is why the air around him can make others ill which they would be constantly inhaling."

[Fat'h al-Bārī, vol 10, pg 158]

The microscopes which allow one to see germs had not been invented at that time; this is why it has been said that the air around someone who has leprosy chooses to intensify and causes one to become ill. In today's day & age, according to modern medical science, germs join alongside the air and cause the air surrounding a person inflicted with leprosy to become foul & strong. And it is possible that these germs reach those who are sat close by and affect them with the illness as well; therefore, the full illness itself does not transfer in its entirety. Rather, the germs of such disease transfer over [due to these being contagious], and the germs become a reason of this illness becoming a new case of the disease.

Muftī Ahmad Yār Khān Na'īmī states in Mir'āt al-Manājīh that the meaning of illnesses & diseases transferring is incorrect. However, it is entirely possible that the [particles of] air around an ill person be foul & strong, and a person be affected by the foulness of the cause [i.e. the germs] of this illness from the body of someone who already has it and become ill. It can be transferable in this meaning & context, on the basis that it has been mentioned & stated to run away from someone affected by leprosy. Therefore, this Hadīth is not in contradiction to those Hadīths. In short, [fully] transferring is one thing, and becoming ill by sitting next to another ill person is another thing.

[Mir'āt al-Manājīh, vol 6, pg 256]

One should definitely act upon the advisory precautionary measures issued by the NHS; therefore, there is no problem in not coming into contact with anyone with the Coronavirus or not shaking their hands, because staying away from someone with leprosy has also been mentioned in Hadīths as well. Just as it is actually stated in Sahīh al-Bukhārī,

"وَفِرَّ مِنَ الْمَجْدُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ"

“Run away from a person with leprosy like you [would] run away from a lion.”

[Sahīh al-Bukhārī, Hadīth no 5707]

It has been mentioned in numerous Sahīh Hadīths [i.e. authentic Prophetic narrations] similar to this that people like us with weak belief are to stay away from such ill people inflicted with illness/disease.

والله تعالى أعلم ورسوله أعلم صلى الله عليه وآله وسلم  
كتبه أبو الحسن محمد قاسم ضياء القادري

**Answered by Muftī Qāsim Ziyā al-Qādirī**

Translated by Haider Ali